

60316- جھوٹ نے والوں کے درمیان صلح کے لیے جھوٹی قسم کھانا

سوال

کیا لڑے ہو شخصوں کے مابین صلح کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھانی جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

مؤمن کے لیے اصل توہی ہے کہ وہ حق بولے اور سچائی کو ہی اختیار کرے، اور صحیح اور حق کلام ہی کرے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے :

﴿اَسَے اِبْيَانُ وَاللَّهُ تَعَالَى كَاتِبُوْيِ اِختِيَارُكُوْرُ وَسَچَائِيَ اِختِيَارُكُرْنَے وَالوْلُوْنَ کَا سَاقِهِ دُوْ﴾، التوبۃ(119).

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم سچائی کو لازم پکڑو، کیونکہ سچائی نیکی اور بھلائی کی طرف را ہمنافی کرتی ہے، اور یقیناً نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، اور آدمی حق بوتا رہتا اور سچائی کو تلاش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیت لکھ دیا جاتا ہے، اور تم جھوٹ بولنے سے اجتناب کرو، کیونکہ جھوٹ غور کی راہمنا کرتا ہے اور غور آگ کی طرف لے جاتا ہے، اور آدمی جھوٹ بوتا رہتا اور جھوٹ تلاش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے کذاب اور جھوٹ لکھ دیا جاتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5743) صحیح مسلم حدیث نمبر (2607).

شریعت اسلامیہ میں ایک دوسرے کے مابین صلح کرنے کی بہت زیادہ اہمیت پائی جاتی ہے، اور اس صلح کے نتیجے میں بہت زیادہ اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، اسی طرح لوگوں کے مابین فساد اور خرابی پیدا کرنے میں بہت زیادہ اور شدید قسم کی تحریر پائی جاتی ہے.

مسلمان معاشرہ میں آپس میں ایک دوسرے کے درمیان اصلاح کرنے کی اہمیت اور اختلاف و نفرت کے بہت زیادہ خطرناک ہونے کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اصلاح کرنے اور عداوت و نزاع اور اختلاف ختم کرنے کی غرض سے جھوٹ بونا مباح کیا ہے، کیونکہ عداوت و نزاع اور اختلاف کے نتیجے میں لوگوں کے دین پر سلبی اثر پڑتا ہے.

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"کیا تمہیں نماز اور روزہ کے درجے سے بھی افضل چیز نہ بتاؤ؟"

تو صحابہ کرام نے عرض کیا : کیوں نہیں اسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آپس میں ایک دوسرے کی صلح کرنا، کیونکہ ایک دوسرے کے مابین فساد مچانا یہی مونڈھ دینے والی ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2509) ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مونڈھ دینے والی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈھ دینے والی ہے، بلکہ یہ دین کو مونڈھ کر کے دستی ہے "انشی"۔

اور اللہ تعالیٰ نے جس پر کرم کیا ہوا اور اسے مسلمانوں کے مابین صلح کرانے کی توفیق دی اور اسے اس صلح اور اصلاح کرانے کے لیے جھوٹ بولنے کی ضرورت محسوس ہوتا سی میں کوئی حرج نہیں، اور اسے جھوٹ کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس نے تو شرعی مصالح میں میں ایک عظیم معاملے کے لیے جھوٹ بولا ہے، جس میں شریعت نے جھوٹ بولنا مباح کیا ہے، جیسا کہ صحیحین کی درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے:

ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنًا :

"جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے وہ کذاب اور جھوٹا نہیں، وہ اچھی چیخی کرتا اور اچھی بات کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2546) صحیح مسلم حدیث نمبر (2605)۔

لیکن رہا مسئلہ اصلاح اور صلح کرانے کے لیے جھوٹی قسم اٹھانا تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ جائز ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مُؤْمِنُ كَمْ كَيْدَهُ تَعْلَمُ كَمْ قَسَمِ اِلْحَانَةِ چَاحَبَهُ بِهِ بِهِ زِيَادَهُ قَسَمِينَ نَهْ اِلْحَانَةَ، كَيْدَهُ زِيَادَهُ قَسَمِينَ لَهُ اِلْحَانَةَ، كَيْدَهُ زِيَادَهُ قَسَمِينَ کَاهَنَ سَهْ ہُوَتَهُ بِهِ وَجَاهَنَ سَهْ ہُوَتَهُ بِهِ، اُور یہ تو معلوم ہی ہے کہ جھوٹ بونا حرام ہے، اور جب یہ جھوٹ کے ساتھ ہوتا سی کی حرمت اور بھی زیادہ شدید ہو جائیگی۔

لیکن اگر جھوٹی قسم اٹھانے کی کوئی ضرورت یاراجح مصلحت پیش آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ :

ام کلثوم بن عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنے والا شخص کذاب اور جھوٹا نہیں، وہ خیر کی چیخی اور خیر بات کے۔

ام کلثوم کہتی ہیں : میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں تین مقام پر جھوٹ بولنے کی رخصت کے علاوہ کچھ نہیں سنًا :

لوگوں کے مابین صلح کرانے کے لیے، اور جنگ میں، اور خاوند کا اپنی بیوی سے بات چیت میں، اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات چیت میں"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

اس لیے اگر وہ لوگوں میں صلح کرانے کے لیے ایسا کہے کہ : اللہ کی قسم تیرے ساتھی تو صلح کرنا پسند کرتے ہیں، اور وہ یہ پسند کرتے ہیں کہ آپ کسی بات پر متفق ہو جائیں، اور وہ اس اس طرح چاہتے ہیں، پھر وہ دوسرے گروہ کے پاس آئے اور انہیں بھی اسی طرح کی بات کے، لیکن اس کا مقصد خیر اور جلالی اور اصلاح کا ہو تو مذکورہ حدیث کی بنا پر اس میں کوئی حرج نہیں۔

اور اسی طرح اگر کوئی انسان یہ دیکھے کہ کوئی شخص دوسرے پر ظلم کرتے ہوئے اسے قتل کرنا پاہتا ہے، یا اس پر کسی دوسری چیز میں ظلم کر رہا ہے تو اسے کہے :

اللہ کی قسم یہ میرا بھائی ہے، حتیٰ کہ وہ اسے اس ظالم سے بچائے، اگر وہ اسے ناجت قتل کرنا چاہتا ہو، یا اسے بغیر کسی حق کے مارنا چاہتا ہو اور اسے یہ علم ہو کہ اس نے اسے احتراماً بھائی کیا ہے، تو اس طرح کی حالت اور مصلحت میں اپنے بھائی کو ظلم سے بچانا واجب ہے۔

مقصد یہ ہے کہ اصل میں جھوٹی قسم اٹھانے ممنوع اور حرام ہے، لیکن جب جھوٹی قسم اٹھانے میں کوئی جھوٹ سے بھی بڑی مصلحت پیدا ہوتی ہو جیسا کہ سابقہ حدیث میں تین مقام پر ہے "۔

دیکھیں: مجموع فتاویٰ اشیع ابن باز (1/54)۔

واللہ اعلم۔